بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

نمبر ۲۳ — جلد ۷

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم دسمبر ۱۹۳۳ء چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

فرائض مستورات	۳/۶	سید ناظم علی شاہ صاحب
درس بصیرت بغرض نصیحت ..	۶/۷	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم برہما
احمدیت کیا ہے؟	۸/۱۰	اہلیہ گلاب خان صاحب سیالکوٹ
دوزخ میں لیجانیوالے کام ..	۱۰/۱۲	محمد ابراہیم احمدی سیکرٹری تبلیغ ننکانہ صاحب
چند موٹی موٹی باتیں	۱۲/۱۵	ماسٹر غلام حیدر خان صاحب قادیان
آہ نادر شاہ کہاں گیا..	۱۶/۱۹	

Digitized by Khilafat Library

نظم

Digitized by Khilafat Library

مِرے سر پہ نازل بلا ہو رہی ہے
یہ دل جو سراپا۔ وفا کا ہے پتلا!!!
نمک ڈال زخموں پہ فرما رہے ہیں
سنانے کو میرے ملیں غیر سے وہ!
چھٹا صبر کا ساتھ "یاسوں" کو ڈر ہے
ستم چرخ کا پہلے کیا مجھ پہ کم تھا؟

وفاؤں کے بدلے جفا ہو رہی ہے
اسی پر تو مشقِ جفا ہو رہی ہے
تیرے دردِ دل کی دوا ہو رہی ہے
عجب رسمِ الفت ادا ہو رہی ہے
اب اُمید میری ہوا ہو رہی ہے
مخالف جو اب یہ صبا ہو رہی ہے

میں حاضر ہوئی تیرے در پر گریہ!
جو مُنہ سے تو کہہ دے کہ بس اب نہ رو تو
تو مچلے نہ دِل، اور نہ یہ منہ سے نکلے!

سبھی خلق تیری خدا سو رہی ہے
کہ مقبول تیری دُعا ہو رہی ہے
"وفاؤں کے بدلے جفا ہو رہی ہے"

خدارا زباں تھام اپنی شمیمہ
خدا کے گلے کو بہ وا ہو رہی ہے!

[illegible]

[illegible]

حضرت اُمّ المومنین سلمہا کا ارشاد

جماعت احمدیہ کے نام

اے احمدی جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میں آپ لوگوں سے تاکیداً کہتی ہوں
کہ میرے لختِ جگر محمود احمد کیلئے جو جماعت کا
خلیفہ اور امام ہے۔ متواتر چالیس دن تک فریضہ
نماز اور تہجد میں صحت درازیٔ عمر کی دُعا کریں۔ یہ
میں ایک خاص تحریک کے ماتحت کہتی ہوں
اور اس بارے میں سخت تاکید ہے ⁂

والسلام
اُمّ محمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

Digitized by Khilafat Library

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۳ء

فرایض مستورات

The hand that rocks the cradle rules the world

اس فقرہ کو پڑھکر شاید ناظرات متعجب ہوں گی۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ وہ اسکو واقعات کے خلاف بنائیں۔ کیونکہ سلطنت کے کاروبار اور ملکی انتظامات مرد ہی انجام دیتے ہیں۔ مستورات صرف خانگی کاموں کو سنبھالتی ہیں شاذ و نادر ہی کوئی ایسی عورت ہوگی۔ جو ایسے کاموں میں مردوں کا ساتھ دیتی ہو۔ لہذا یہ فقرہ غلط ٹھہرا۔

میرے خیال میں مستورات اپنے ملک کی بنیاد کو پختہ کرنے والی ہیں۔ شاید ہی کوئی ایسی عورت ہوگی جو اس شریف کام میں شریک نہیں ہوتی۔ یا شریک نہیں ہو سکتی۔

مستورات کے فرایض کئی ہیں۔

۱- والدین اور کل خاندان کے متعلق۔

۲- خدا اور مذہب کے متعلق۔

۳- شوہر اور اپنی اولاد کے متعلق۔

۴- ملک اور اپنی قوم کے متعلق۔

شاید کوئی اعتراض کرے کہ والدین سے متعلقہ فرایض کا درجہ کیوں پہلا رکھا گیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ بچہ ہمیشہ اپنے والدین پر کامل ایمان اور بھروسہ رکھتا ہے۔ وہ شروع سے اپنے والدین ہی کو پیار کرتا ہے۔ جبکہ وہ خدا اور مذہب کو بالکل جانتا ہی نہیں۔ جب والدین کی محبت اور فرمانبرداری اسکے دل میں جگہ پکڑ جاتی ہے۔ تو رفتہ رفتہ اسکے یہی تعلقات خدا سے قائم ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے والدین کے حکموں پر نہ چلے تو یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ وہ خدا کے حکموں پر چلے گا۔ جسکو اس نے کبھی دیکھا ہی نہیں۔ صدہا یتیم بچے ابتداء ہی سے برائی کیطرف مائل ہو جاتے ہیں۔ خدا کا خوف اُن کے دل میں مطلق نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض دفعہ وہ اپنی بیکسی کی حالت کو دیکھکر خدا کو ملامت کرتے ہیں۔ لیکن اگر اُن کے والدین زندہ ہوتے اور شروع ہی سے اُن کو نیک تعلیم دیتے تو والدین کی محبت سے نمونہ حاصل کر کے خدا سے بھی محبت رکھ سکتے۔ اور اس طرح خدا کا خوف اُن کے دل میں قایم رہتا۔

(۱) لڑکی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے والدین کی تعظیم وتکریم کرے۔ اور دل و جان سے محبت رکھے۔ والدین کی عزت کرنا اور اُن کے حکموں پر چلنا ہندوستان کی کیا بلکہ تمام دنیا کی پرانی اور عام تعلیم ہے۔ یہی وہ وقت ہے جبکہ سیرت بنتی ہے۔ اور اس پر ہماری آیندہ زندگی کی خوشی اور غم کا

انحصار ہے۔ عمر کا یہ حصّہ بہت نازک ہوتا ہے۔ اگر اس میں لڑکیاں کامیاب نہ ہوں۔ تو ہماری آئندہ زندگی میں ناکامی کے سوا اور کچھ نہیں۔ اگر لڑکیاں اپنا پہلا فرض عمدگی کے ساتھ ادا کریں گی۔ تو دوسرے فرض کو آسانی کے ساتھ پورا کر سکیں گی +

(۲) دوسرا فرض خدا اور مذہب کے متعلق ہے۔ نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ ہندوستان میں یونیورسٹی کی تعلیم کو تو بہت ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس پر زور بھی دیا جاتا ہے۔ مگر مذہبی تعلیم کا یہاں بہت کم خیال کیا جاتا ہے۔ جب بڑی عمر کی مستورات ہی کو عام طور پر مذہبی رسومات میں شامل نہیں کیا جاتا ہے تو بھلا لڑکیوں کا کیا ذکر؟ یہ بالکل نادرست ہے۔ اگر وہ اپنے مذہبی فرائض کی طرف سے لاپرواہ اور سُست ہو جائیں گی۔ تو یقین جانیئے کہ اُن کے ہر ایک کام میں یہی سُست رفتاری پائی جائے گی علم سے انسان کو صرف شرافت ہی نہیں آجاتی بلکہ اسکے دل میں خدا تعالےٰ کا خوف بھی پیدا ہوتا ہے مگر ضرورت اسبات کی ہے۔ کہ تعلیم و تربیت ایسی ہو کہ یہ خوف قائم رہے۔ اعتراض ہو سکتا ہے کہ عورت ذات کو عقلمند بنانے کی ضرورت کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر عورتوں کو دانائی اور شرافت کی ضرورت نہیں تو مردوں کو اس کی کیا ضرورت ہے؟ جس طرح مرد کے لئے عقلمند اور نیک ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح (بلکہ اس سے زیادہ) عورتوں کو بھی اس کی ضرورت ہے۔ نیک نہادی شرافت۔ دانائی

عقلمندی وہ زیورات ہیں جن کے بغیر کوئی عورت خوبصورت نہیں گنی جا سکتی۔ اور یہ زیورات صرف اخلاقی۔ مذہبی اور روحانی تعلیم کے ذریعے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

(۳) عورت کا فرض اپنے شوہر اور اپنی اولاد کے متعلق۔ درستی کے ساتھ اس کا بیان شادی شدہ مستورات یا اُن کے شوہر کر سکتے ہیں۔ اس کے متعلق میرا کچھ لکھنا زیادہ مفید نہ ہوگا۔ تاہم اتنا کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ نیک بخت عورت اپنے شوہر کی تابع رہتی اس کی عزت کرتی۔ اس سے محبت رکھتی۔ اور اس کی خدمت کرتی ہے۔ نیز اپنی اولاد سے صرف محبت ہی نہیں رکھتی بلکہ اسے نیک تعلیم بھی دیتی ہے۔ جس عورت میں یہ خوبیاں موجود ہوتی ہیں۔ ملک اور قوم پر اس کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اور اس اثر سے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں۔

(۴) ملک و قوم کی نسبت مستورات کے کیا فرائض ہیں؟ اس جگہ بیشانی کا انگریزی فقرہ دہرانا کچھ ناموزوں نہ ہوگا:-

The hand that rocks
the cradle rules
the world

اس فقرہ پر غور سے نظر ڈالیں تو واضح ہوگا۔ کہ اس ذرا سے جملے میں کسقدر معنی بھرے ہوئے ہیں۔ کیا یہ نادرست ہے کہ ماں کا وہی ہاتھ جو ایک چھوٹے گہوارہ کو سنبھالتا ہے۔ تمام ملک کا بوجھ بھی سنبھال سکتا ہے؟ میں کہتا ہوں سنبھال سکتا کیا معنے سنبھالتا ہے

ماؤں کی نیک تعلیم و تربیت اور ان کے اکثر غریب لڑکے بھی صاحب جاہ و جلال بڑے رتبے والے اور اپنے ملک کے لیڈنگ ممبر یا رہنما ہو جاتے ہیں۔ میدان جنگ میں سپاہی کس دلیری کے ساتھ غنیم کی فوج کا مقابلہ کرتا ہے۔ کیوں وہ اپنی جان کو موت کے حوالے کر دیتا ہے وہ کونسا جوش ہے جو اسے لڑنے پر آمادہ کرتا ہے۔ اپنے ملک کی عورتوں کی عزّت و حرمت اور انکی محبّت کا خیال اسکے دل میں ایک دلیرانہ جوش پیدا کر دیتا ہے۔ کیا ہی سچ کہا ہے:۔

The power behind the gun is woman

ہندوستان میں ماں باپ لڑکیوں کو محض زیور دینا سمجھتے ہیں۔ انہیں لڑکوں کی طرح عمدہ موقع نہیں دیتے کہ وہ کچھ سیکھ سکیں۔ اور اس پر یہ غضب کہ ان کو ناکارہ بتایا جاتا ہے۔ اور بہت سی برائیاں انکی ذات سے منسوب کی جاتی ہیں۔ ذرا لڑکیوں کو بھی کچھ سیکھنے کا موقع دیں تو معلوم کہ کس میں زیادہ خوبیاں ہیں۔ اگرچہ پولیٹیکل نظر سے ان کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے لیکن جو طاقت وہ روزانہ زندگی میں صرف کرتی ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔

عورت کی طاقت نہایت ہی عجیب اور زوردار ہے۔ وہ سمندر کیطرح عمیق اور اٹل ہے۔ مگر دریا کی طرح بہنے اور تبدیل ہونے والی ہے۔ اس میں ہوا کی مانند ہلکاپن اور لچلچاہٹ پائی جاتی ہے۔ مگر وہ طوفان کی طرح تیز و غالب آنیوالی ہے۔ مرد ہزار کوشش کرے کہ اس کی حکومت سے آزاد ہو جائے۔ مگر ایسا ہونا بالکل ناممکن ہے۔ قوم کی سیرت بادشاہوں سے نہیں بنتی۔ بلکہ عورتوں سے بنتی ہے۔ ہر ایک زمانہ میں عورت کی بزرگی اور حکومت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ سپاہی میدان جنگ میں اپنی بیوی۔ اپنی بیٹی۔ اپنی بہن یا اپنی ماں کی عزّت و محبّت کا خیال کر کے دلیری حاصل کرتا ہے۔ بعض بڑے بڑے بادشاہوں نے صرف کسی عورت کے لئے کیسے بڑے بڑے کام کئے ہیں۔ عورت کی تصویر کھینچنے میں مصور اپنا تمام زور قلم صرف کر ڈالتا ہے۔ جہاز ران محض عورت کے لئے دور دراز کا سفر اختیار کرتا اور مصیبتیں جھیلتا ہے۔ آزاد خیال بھی اپنی زندگی۔ اپنے زمانے یا اپنی قسمت کی پوشیدہ باتوں سے عاجز آکر اس کی صحبت میں راحت پاتا ہے۔ درد میں بھی اسکے سامنے آتے ہی اپنے آپکو بھول جاتا ہے ان مثالوں سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے۔ کہ عورت کی طاقت سے کسقدر کام ہوتے ہیں۔

عورت کی خوشی کا خیال مردوں کو سرسبز اور کامیاب بناتا ہے۔ لیکن جب اس کی ناراضی کا خیال آجاتا ہے تو وہ مرجھا جاتے ہیں۔ جبتک عورت کی مدد شامل حال نہ ہو۔ مرد تمام برکتوں سے محروم رہتا ہے۔ اگر عورت ہی وفادار ہے۔ تو مرد کی زندگی خوشی کی زندگی ہے۔ اور سخت مصیبت کے وقت بھی وہ راحت پا سکتا ہے۔ نامعلوم طور پر مرد پر اس کی حکومت قائم رہتی ہے اگر مرد پر اس کی حکومت نہ ہو تو اس کی تمام خوشیاں جاتی رہتی ہیں۔ وہ ناامیدی کے سمندر میں غوطے کھانے لگتا ہے؛

Digitized by Khilafat Library

پس جبکہ عورت کا اثر اس قدر بڑا ہے۔ تو کیا اس بات کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ وہ زیور علم سے آراستہ ہو؟ نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ ہندوستان میں عورت کو بالکل ناچیز و نالائق سمجھا جاتا ہے۔ کیا آپ نے دنیا کی کسی تاریخ میں پڑھا ہے کہ قادر مطلق نے عورت اور مرد کو علیحدہ علیحدہ کام دیئے۔ کہ تم کھانا پکاؤ۔ چکی پیسو۔ اور تم پڑھو لکھو اور علم سیکھو۔ اگر عورت خانگی کام انجام دیتی ہے تو یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ وہ اسی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اس کا یہ فعل اسکے نیک بخت اور محنتی ہونے کی دلیل ہے کہ وہ اپنی طاقت کو اس طرح دوسروں کی خدمت میں صرف کرتی ہے۔ مردوں کو مناسب نہیں کہ اسکی کمزوری اور حلیمی اور محبت سے فائدہ اٹھا کر اپنی فوقیت اور برتری ثابت کریں۔*

(سیدہ ناظم علی از نگینہ ضلع بجنور)

Digitized by Khilafat Library

درسِ بصیرت بغرض نصیحت

ع ۔ ہم آہنگی سے ہے محفل جہاں کی
اسی سے ہی بہار اس بوستاں کی!

شب کی خاموشی پر شفاف چاندنی نے یاسمین شال اڑھا رکھی تھی۔ موتیا کی سفید کلیاں چٹک چٹک کر عنبر فشانیوں میں مشغول تھیں۔ پودینہ کی چھوٹی کیاری ہلکی لہروں میں موتیا پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہی تھی۔ نیم کے بلند درخت جھوم جھوم کر اپنی مخصوص زبان میں کچھ کہنے کی کوشش کر رہے تھے۔!!

چاند کی پاکیزہ چاندنی میرے سینہ پر کھیل رہی تھی اور میں! کسی گہرے خیال میں کھوئی جا رہی تھی۔ نیند کسی صورت میں بھی آنے کے لئے تیار نہ تھی۔ ہزاروں کروٹیں بدل بدل کر اسکو بلایا۔ مگر وہ تو نہ آنے کی قسم کھا چکی تھی!

سپیدیٔ سحر نمودار ہو گئی۔ بھیگی ہوئی فضا مشکبار ہوا ہلکے ترنم میں سونیوالوں کو جگانے لگی۔۔۔۔۔ میں فریضۂ نماز سے فارغ ہو کر اٹھی۔۔۔۔ مگر سرگرانی بیقرار کئے دیتی تھی۔۔۔۔۔ آہ میں کیا کروں؟۔۔۔۔ میں نے سوچا مطالعۂ قدرت ضرور میری تسکین کا باعث ہو گا!۔

میں اپنے پائیں باغ میں پہنچی! ایک بیخودی کے عالم میں ایک روش کے پاس! جہاں کیوڑہ مہک رہا تھا۔ مگر گلاب آہ گہری نیند سونے کی تیاری کرتا معلوم ہوتا تھا۔ ایں! یہ کیا؟۔ اسکو کیا ہوا؟ یہ کیوں مرجھایا جا رہا ہے۔ اس پر کیا افتاد پڑی؟۔

میرے پاؤں لڑکھڑا گئے۔ بغیر ارادہ زمین پر بیٹھ گئی۔ میرے خیالات گہرے پانی میں غوطے لگانے لگے۔ قلب پر وحشت سی چھانے لگی۔ آہ گلاب کی اس افسردگی نے میرے دلکو!۔ میرے حساس دلکو یکسر مسل دیا*

کسی خیال نے میرے دل بلکہ اوسان تک کو چونکا دیا۔ یہ وہ ہی گلاب ہے جسے میں اور "وہ" مل کر سینچا کرتے تھے۔ اپنے اوقات کا خاص حصہ اس کی نگہداشت میں صرف کرتے تھے۔ مگر جبکہ "وہ" ایک تھوڑا ہی عرصہ ہوا!:۔ دورے پر چلے گئے! میری

"تنہا" کوشش نے اسکو سر سبز رہنے میں مدد نہ دی میں تڑپ اٹھی - واپس آئی اور فوارے میں پانی بھر کر لیگئی - گلاب میں پانی ڈالا - پھر کئی مرتبہ ڈالا - مگر گلاب پوری طرح سیراب نہ ہوا - پودے ابھی اچھی طرح بھیگے بھی نہیں - اور! آہ میں تھک گئی - اُف! افسردگی کے ساتھ سرخ گلاب کے پیڑ کے قریب بیٹھ گئی - آہ ابھی اسکو بہت پانی درکار ہے! -

تخیل نے میرے احساسات پر قبضہ کرلیا - اوہ خدا! میرے ایک فوار بھر کر لانے تک "وہ" دو فوارے لاتے تھے - اور پھر "انکا" فوارہ میرے فوارہ سے دوگنا تھا - میں اتنا بڑا فوارہ کہاں اٹھا سکتی تھی؟ اسلئے کہ میری تخلیق "ان" سے کمزور ہے -

پھر اب؟ یہ حسین پیڑ - یہ خوش رنگ پھول - یہ دلفریب سبزی پانی کی کمیابی کیوجہ سے خزاں کی آغوش میں چلی جائے گی - اور یہ صرف اسلئے اجڑیگی کہ تنہا میری "ہمت" اس کے لئے ناکافی ہے - میں نے پھر ایکدفعہ پانی لانے کی کوشش کی - مگر . . . . میرے تلوے درد کر رہے تھے - اور اب چلنا میرے لئے مشکل ہوچکا تھا - اُف! -

میرے دل نے ایک چٹکی لی . . . . . اوہ! "عورت" اپنی ہستی "مرد" سے الگ ہوکر "تنہا" قایم کرنا چاہتی ہے - کیا وہ اس طرح تنہا اس دقّت خیز دنیا میں اپنے فرایض کو دنیاوی کشمکشوں میں قایم کرلے گی؟؟ میرے تخیل نے بے ساختہ نفی میں جواب دیا - مگر جذبات "آزادی" نے سر اٹھایا اور بڑی تمکنت سے کہا -

"ہاں ضرور پالے گی - اگر ہمّت کرے" عقل نے جوابدیا "ایں خیال است و محال است و جنون" - جذبات کی لہروں نے پھر اسکی تردید کی -

ابھی کوئی تصفیہ ہونے نہ پایا تھا - کہ نظامِ عصبی میں حرکت ہوئی - اور باریک آواز میں کہا "ٹھیک ہے وُہ سب کچھ کریگی - مگر پہلے یہ بتاؤ کہ وہ اپنی فطری پیدائشی اور ازلی نزاکت کو کہاں لے جائے گی؟؟"

مینے ایک شوخ و شنگ پھول توڑا - آہستہ آہستہ اِس مسئلہ کی نوعیت پر غور کرتی ہوئی گھر لوٹی! - جب میں ڈرائنگ ہال کے قریب پہنچکر دروازے کا پردہ اٹھانے لگی تو میرے احساسات نے کہا - "عورت کی نزاکت زائل و مفقود نہیں ہوسکتی - یہ اسکی پیدائشی املاک اور فطری عطیہ ہے" . . . مینے کہا "تو پھر کاروبارِ زندگی میں اسے ضرور ایک قوی ہستی کی ضرورت ہے - جو نزاکت سے مُبرّا ہو" . . . ! فطرت نے آہستہ سے میرے کان میں کہا: -

"عورت مرد کا تعاون! بارغِ ہستی کے لئے ازبس ضروری ہے"

(شمیم از سیالین اپر برہما)

الفضل کا خاتم النبیین صلعم نمبر: -

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہایت مفید اور اعلےٰ مضامین پر مشتمل ۷۶ صفحے حجم پر شایع ہوا ہے - قیمت فی کاپی ۴ / ایک روپے کے چار خواتین جماعت کے مضامین بھی اسمیں کئی ایک درج ہیں منگواکر پڑھیں ÷ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library

احمدیت کیا ہے؟

معیار صداقت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library

میری بہنوں و بیٹیو! میں آپکو بتانا چاہتی ہوں کہ احمدیت کیا ہے؟ جسکا نام سنتے ہی اکثر لوگ چونک اٹھتے ہیں۔ اور طرح طرح کے پراگندہ خیالات احمدیوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ کوئی نئی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ احمدی جماعت وہی جماعت مسلمین ہے جنہوں نے حضرت مرزا غلام احمدؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہدایت پاکر حقیقی اسلام قبول کیا ہے۔ یعنی وہ اسلام جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا تک پہنچایا گیا تھا۔ سو ایک احمدی مرد یا عورت کے وہی فرائض ہیں جو ایک کلمہ گو مسلمان کے کلامِ پاک نے مقرر فرمائے ہیں۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آپؐ کے صحابہؓ کے طریق عمل سے ثابت شدہ ہیں۔ یعنی قرآن کریم پر عمل کرنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل کی پیروی کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ چونکہ اسلام نے مسلم کے سب سے بڑے فرائض میں سے ایک تبلیغی حق بھی فرض کیا ہے۔ بلکہ اُمت محمدیہؐ کو دوسری امتوں پر اسبات کی فضیلت دی ہے۔ کہ مسلمان لوگوں کو حق کی دعوت کریں اور اچھی باتوں کا لوگوں کو حکم سناویں۔ اور بری باتوں سے روکتے رہیں۔ یہی بات اسلام کی ترقی کا باعث تھی اور جو اسوقت مسلمانوں میں مفقود ہے۔ اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امر کیطرف اپنی احمدی جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ تمام قوموں میں جاکر تبلیغ کریں۔ اب اسوقت تمام بہنیں ساری دنیا پر نظر ڈالیں۔ سوائے احمدی جماعت کے کونسی جماعت ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف ہے۔ سو آپکو معلوم ہے کہ صرف اور صرف یہی ایک جماعت ہے۔ جو باوجود قلیل اور کم بضاعت ہونے کے اسوقت امریکہ۔ افریقہ۔ انگلستان فرانس۔ جرمنی۔ عرب۔ مصر۔ ہندوستان میں تبلیغ کر رہی ہے۔ سوائے جماعت احمدیہ کے دنیا کی موجودہ اسلامی سلطنتوں کو بھی آپ دیکھ لیں۔ کیا کسی نے محکمہ تبلیغ قائم کیا ہے۔ اور کیا تبلیغی حق ادا ہو رہا ہے۔ بالکل نہیں۔ پس ایسی جماعت جو تھوڑی اور کمزور ہونے کے باوجود بھی خدا کے دین کی تبلیغ کا ذمہ اپنے اوپر لئے ہوئے ہے صرف سیدنا حضرت مرزا صاحبؑ کی قوت قدسی کا کرشمہ ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس جماعت کی ہر طرح مدد کی جاتی الٹا اس جماعت کو مطعون کیا جاتا ہے۔ جو خدا کے حکم کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف ہے۔ آپ ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں تو آپکو معلوم ہوگا۔ کہ یہ جماعت کیا کیا دینی کام کر رہی ہے۔

اب میں آپکو احمدی عقائد سے آگاہ کرنا چاہتی ہوں۔ غیر احمدی مولوی صاحبان نے دانستہ یا نادانستہ غلط خیالات لوگوں کے دلوں میں ڈالے ہوئے ہیں۔ ہمارا کلمہ وہی ہے جو رسول خدا نے ہمکو سکھایا یعنی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ ایک ہے۔ اس کی ذات میں صفات میں یا اسمٰ اسمار میں کوئی اس کا شریک نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے۔ قیامت اور حشر اجساد برحق ہے۔ اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے دل سے قائل ہیں۔ ہماری کتاب قرآن کریم ہے۔ ہمارا نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو خاتم النبیینؐ ہے۔ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا ہے اور الہام کا دروازہ ہمیشہ سے ہی کھلا رہا ہے۔ اور ہمیشہ ہی کھلا رہیگا۔ خدا پہلے بھی بولتا رہا ہے اور اب بھی اپنے پاک اور نیک بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ حشر کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیع ہوں گے۔ اور قرآن کریم کے بعد کوئی کتاب نہیں ہے۔ اور اس پر بھی ہمارا ایمان ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت اور اُمت محمدیہ سے باہر نبی نہیں آسکتا۔ اب آپ ان عقائد سننے کے بعد بتلاویں کہ ہمارا کونسا عقیدہ قابل گرفت ہے۔

Digitized by Khilafat Library

معیار صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آپکو معلوم ہے یا ہونا چاہیئے۔ کہ قرآن پاک نے راستبازوں کی صداقت کے نشانات قائم کئے ہیں اور آپ انہیں نشانات سے حضرت مرزا صاحب کو شناخت کر سکتے ہیں۔ حضرت مرزا غلام احمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ مسیح موعود و مہدی موعود ہونے کا ہے۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں ہے۔ اس کا ذکر پہلے نوشتوں میں آچکا ہے۔ ایک دنیا اس کی آمد کی انتظار میں لگی ہوئی ہے۔ مخبر صادق نے بھی اس کی آمد کی خبر دی تھی۔ کہ وہ موعود چودھویں صدی کے سر پر آئے گا۔ انبیاء سابقین نے بھی مختلف روائتوں سے خبر دی تھی۔ اور قرآن کریم نے سورۃ جمعہ میں اس کی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ فرمایا ہے۔ جسکا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح و نبی اللہ و مہدی رکھا ہے۔ وہی مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں آپؑ کے سوا کوئی شخص مسیح موعودؑ نہیں۔ اور نہ ہی کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہے۔ اب میں آپکو راستبازوں کی صداقت کے نشان بتلاتی ہوں۔ جس سے آپکو معلوم ہو جاویگا۔ کہ یہ سب صداقتیں حضرت مرزا صاحب میں پائی جاتی ہیں۔ لہذا یہی مسیح موعود ہیں۔

اوّل زمانہ ایسے دعویٰ کی ضرورت محسوس کرے۔ دوئم دعویٰ قرآن کریم اور حدیث کے موافق ہو مخالف نہ ہو۔ بلکہ قرآن و حدیث اس کا موید ہو سوئم اس دعوے کی تصدیق میں آسمانی نشان ہوں چہارم دلائل عقلیہ و نقلیہ و علمیہ اس دعوے کی تائید کریں۔ پنجم مدعی کو حقائق و معارف کا علم بے مثل ہو۔ ششم جن مفاسد کا اس زمانہ میں غلبہ ہو اُنکا قلع قمع کرنا مدعی کا اصل منشا ہو۔ ہفتم مدعی کو مکالمۂ الٰہی تواتر کے ساتھ ہو۔ ہشتم مدعی کو اپنے دعوےٰ پر پورا وثوق اور بصیرت کے ساتھ ایمان ہو۔ مندرجہ بالا معیار سے حضرت مرزا صاحبؑ کو

Digitized by Khilafat Library

پرکھ لیں ۔ کہ آیا وہ ان پر پورے اُترے ہیں یا نہیں ۔ اگر حضرت مرزا صاحبؑ ان صداقتوں پر پورے اُتریں تو ان کا ماننا ضروری ہوگا ۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جس نے امام وقت کو شناخت نہیں کیا اس کی موت جاہلیت پر ہوگی ۔ سو بہنو! اور بیٹیو! آپکو چاہیئے کہ حضرت مرزا صاحب کو ضرور شناخت کریں کیونکہ انسان کو علم نہیں ہے ۔ کہ کسوقت مرنا ہے اور نہ وہ وقت کسی کو معلوم ہو سکتا ہے ۔ گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آسکتا ۔ میں اپنے فرض سے سبکدوش ہوتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپکو مسیح موعودؑ کی شناخت کی توفیق دے ۔ آمین

(خاکسارہ برکت اہلیہ گلاب خانصاحب پنشنر سیالکوٹی

(حال مقیم پشاور صدر)

(پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ شہر پشاور)

استنبول (بذریعہ ڈاک) مس ارلن جو ترکی کی مشہور و معروف پہلوان ہیں تمام ممالک ترکیہ کا دورہ کر رہی ہیں ۔ اور مردوں کو مقابلہ کی دعوت دے رہی ہیں ۔ موصوفہ فن کشتی میں چمپین ہیں اور ترکی وزن کے حساب سے آپکا وزن ۲۸ اسٹون ہے ۔ گذشتہ ایک سال کے اندر ابتک کسی شخص کو آپسے مقابلہ کی جرأت نہیں ہوئی ۔ ایک موقعہ پر خاتون موصوفہ کو اپنی قوت کا مظاہرہ کرنے کیلئے مجبور کیا گیا ۔ تو آپنے پچاس پونڈ کے وزن کا گیہوں گٹھڑ اٹھالیا اور علاوہ گٹھڑی کے چار اشخاص کو اسپر بٹھا بھی دیا تھا ۔ خاتون موصوفہ دانت سے وزنی سلاخ کو بکر لیتی ہیں ۔ اور لوگ اسے موڑنا چاہتے ہیں مگر نہیں مڑتا ۔ مس آرلن پہلوانوں کے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں ۔ آپکے والد کو دوڑنے میں خاص مہارت تھی ۔ خاتون محترمہ کے برادر بزرگ احمد بے امر

ہیں مشہور و معروف پہلوان ہیں

دوزخ میں لیجانیوالے کام

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ۝ فِیْ جَنّٰتٍ ۛ۟ یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ ... عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۝ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ۝ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۝ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۝ حَتّٰٓی اَتٰنَا الْیَقِیْنُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ۝ الخ ....

(سورہ المدثر پ ۲۹ ع ۱۵) ترجمہ :۔ بہشتی لوگ جنت میں دوزخیوں سے سوال کریں گے کہ دوزخ میں تم لوگوں کو کونسی چیز لے گئی ۔ وہ کہیں گے (۱) کہ ہم نماز پڑھنے والے لوگوں سے نہیں تھے (۲) مسکینوں کو ہم کھانا نہیں کھلاتے تھے ۔ (۳) ہم معترضوں کے ساتھ اعتراض کیا کرتے تھے ۔ گپیں مارنے والوں کے ساتھ گپیں مارا کرتے تھے ۔ اور ہم قیامت کے دن یعنے جزا سزا کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے ۔ یہانتک کہ ہم کو موت آگئی پس کسی شفاعت کرنیوالے کی شفاعت اسوقت انکو کام نہ دیگی ۔ کیونکہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے ذکر سے منہ موڑا اسلیئے وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں ۔ جو شیر سے بھاگتے ہیں ۔

مطلب :۔ تمام کتب سماوی و ارضی سے بڑھکر کتاب قرآن مجید ہر قسم کے جامع اور مانع علوم سے بھرپور ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

یا الٰہی ترا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اسمیں مہیا نکلا

کسی نے سچ کہا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library

جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ لٰکِنْ
تَقَاصَرَ عَنْہُ اَفْہَامُ الرِّجَالِ۔

اس کا ہر ایک حکم نہ صرف قابل عملدرآمد ہے۔ بلکہ عامل کیلئے وصال الٰہی اور خوشنودیٔ باری تعالےٰ کا واحد ذریعہ ہے۔ سورۃ المدثر کی چند آیتوں پر غور کرنے سے ہمیں چند ایک ایسے نہایت ضروری امور معلوم ہوتے ہیں۔ جن پر نہ عمل پیرا ہونے سے انسان دوزخ میں چلا جاویگا۔ سب سے پہلا اور ضروری حکم جس کی قرآن مجید میں بار بار تاکید ہے وہ الصّلوٰۃ (نماز) ہے۔ جو معراج المومن ہے۔ اس قدر ضروری ہے۔ کہ ؎

روز محشر کہ جاں گداز بود۔ اوّلیں پرسش نماز بود

جو ارکانِ اسلام کا پہلا ستون ہے۔ اور جو سفر حضر۔ مرض۔ حرج۔ کسی صورت میں بھی قابلِ معافی نہیں حشر کے دن مومن مجرموں سے پوچھیں گے۔ کہ تم کو کونسے عمل بھڑکتی ہوئی آگ میں لے گئے۔ اور دوزخی بنا دیا۔ وہ کہیں گے ہم پر افسوس کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اے کاش کہ ہم دنیا میں اپنے مالک حقیقی کو یاد کرکے اس کا عبد بنتے تو اب آخرت میں وہ ہماری مدد فرماتا۔ اور اپنی خاص رحمت کے سایہ کے تلے رکھتا۔

دُوسری جگہ فرمایا:۔ اتل ما اوحی الیک من الکتاب و اَقِمِ الصلوٰۃ انّ الصّلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء و المنکر۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن اور نماز کو اس آیت میں جمع کیا ہے۔ کتاب اللہ کو پڑھو اور نماز کو قائم کرو۔ کیونکہ نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے بہت یاد کرنے کا ذریعہ ہے۔ جیسے قرآن پڑھنا ضروری ہے۔ ویسے ہی نماز بھی ضروری ہے۔ جب نماز کو یہ اہمیت ہے۔ تو پھر اس کے ترجمے اور اسکے مطلب و معانی سے آگاہ ہونا بھی ویسا ہی ضروری ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "کشتی نوح" کے صفحہ ۱۵ پر رقمطراز ہیں:۔

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکساری سے خدا کو یاد نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ اور جو امر بالمعروف میں میری اطاعت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ الخ"

حدیث قدسی میں آتا ہے:۔ اَلصَّلوٰۃُ ضِیَاءٌ وَ لَیْسَ بَیْنَ الْاِسْلَامِ وَالْکُفْرِ اِلَّا الصَّلوٰۃُ۔ نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ نماز روشنی ہے۔ اور اسلام کو کفر سے علیحدہ کرنیوالی صرف نماز ہی ہے۔ پھر فرمایا:۔ اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْکَافِرِ اَلصَّلوٰۃُ۔ کہ مومن اور کافر کے درمیان صرف نماز سے ہی فرق ہوتا ہے۔ مومن اپنے سارے دل اور توجہ سے نماز ادا کرتا ہے۔ لیکن کافر نماز نہیں ادا کرتا۔ اس حدیث سے کہ مَنْ تَرَکَ الصَّلوٰۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔ ایک نماز کو بھی جان بوجھکر چھوڑنیوالا آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ صاف ثابت ہوتا ہے۔ نماز عورتوں پر اسی طرح فریضہ موقوتہ ہے۔ جس طرح مردوں پر سوائے دو موقعوں کے یعنے حیض اور نفاس جن میں عورتوں کو بوجہ علالت

خدا تعالےٰ نے نماز معاف کر دی ہے۔

معزز بہنو! نہ صرف آپ خود دل لگا کر نماز پڑھکر مالک حقیقی کو خوش کرو۔ بلکہ اپنے سات سالہ بچے بچیوں نوکروں خادموں کو بھی باقاعدہ پانچ وقت نماز ادا کرنیکی ترغیب دیکر ثواب دارین حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے طبقہء اناث کو جو ادائیگی نماز میں عام طور پر سست ہوتی ہیں باقاعدہ نماز ادا کرنیکی توفیق بخشے۔

(عاجز محمد ابراہیم احمدی جنرل سیکرٹری ننکانہ صاحب)

چند موٹی موٹی باتیں!

بہن رشیدہ! بہن رشیدہ!!

اندر سے - کون بہن ہیں آجائیے۔

رشیدہ - اوہو! امینہ ہیں تشریف لے آئیں۔

امینہ - میں نے کہا کہ وہ تو کتنے دنوں سے آئیں نہیں میں ہی دیکھ آؤں۔

رشیدہ - آپکی مشکور ہوں جزاک اللہ احسن الجزاء اصل میں گھر کے کام کاج سے فرصت ہی نہیں ملتی۔ کل کا مصباح آیا پڑا ہے وہ ہی نہیں دیکھ سکی۔

امینہ - یہ "مصباح" کیا ہے مجھے بھی دکھائیں۔

رشیدہ - دیکھیں یہ ایک اخبار ہے جو قادیان سے آتا ہے۔ اس میں بہت اچھے دینی مضامین ہوتے ہیں۔

امینہ - قادیان سے! کیا آپ احمدی ہیں؟

رشیدہ - ہاں بہن ہم خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔

امینہ - اچھا بہن جانے کی اجازت چاہتی ہوں۔

رشیدہ - آپ کو آئے زیادہ دیر تو نہیں ہوئی۔ تھوڑی دیر تو اور بیٹھیں۔

امینہ - مجھے نہایت ضروری کام ہے۔

رشیدہ - نہیں یوں کہیں کہ بیٹھنے کو جی نہیں چاہتا بے نمازوں والے بہانے بنانے سے کیا فائدہ آپ کے آنے سے وقت اچھی طرح گذر جاتا۔ آپکی باتیں ایسی بھاتی ہیں کہ اگر کام نہ ہو۔ تو سارا دن آپ کے ہاں ہی بیٹھی رہا کروں۔ اچھا بہن آپ کی مرضی۔

امینہ - بیٹھنے میں تو میرا کوئی حرج نہیں۔ لیکن بہن آپ احمدی ہوئیں۔ کہیں مجھے بھی احمدی نہ بنا لیں،

رشیدہ - یہ تو اپنے دل اور عقل کی بات ہوتی ہے جبر سے یا بہانوں سے کوئی تھوڑے ہی احمدی ہو جاتے ہیں۔

امینہ - بہن ایک بات تو آپ میں ہے کہ ارکان دین کی پابندی میں آپ لوگ ہم سے سبقت لے گئے ہیں لیکن وہی بات ہے کہ نیکی برباد گناہ لازم۔

رشیدہ - وہ کیسے۔

امینہ - وہ اس طرح کہ آپ مرزا صاحب کو نبی مانتی ہیں۔ ہاں یہ تو میں ماننے کے لئے تیار ہوں کہ وہ ایک باخدا مرد تھے۔ دین سے محبت رکھنے والے

تھے۔ انہوں نے خدمت دین بھی حد سے بڑھکر کی ہے۔ لیکن ایک بات اگر انہوں نے کی ہے جیسا کہ آپ لوگ مانتے ہیں میں تو نہیں مانتی کہ انہوں نے کی بھی ہو۔ تو وہ ان کے اور آپکے اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library

رشیدہ۔ وہ کیا۔

امینہ۔ وہ ادعوائے نبوت ہے جو انہوں نے کیا ہے۔ جیسا کہ آپ لوگوں کا قول ہے۔

رشیدہ۔ تو کیا نبوت کا دروازہ بند ہے؟ کیا نبی کریمؐ کے بعد انعام نبوت بند ہے۔

امینہ۔ نہیں آپا میں اس بحث میں نہیں پڑتی کہ آیا نبوت بند ہے یا جاری۔ اگر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ آنحضرتؐ کے بعد نبی آسکتے ہیں۔ تو پھر بھی مرزا صاحب میں نبیوں والی باتیں نہیں دیکھی گئیں۔

رشیدہ۔ آپا یونہی نہیں۔ وہ باتیں آپ بیان کریں میں انشاء اللہ تعالےٰ یہ ثابت کر دونگی۔ کہ آپ میں نبیوں والی سب باتیں تھیں۔

امینہ۔ بہن میں کوئی زیادہ علامہ تو نہیں۔ صرف چند موٹی موٹی باتیں ہیں۔ اگر آپ مرزا صاحب میں ثابت کر دیں تو جانوں۔

رشیدہ۔ بیان بھی کریں گی؟

امینہ۔ پہلے تو یہ کہ گذشتہ انبیاء کے نام مفرد تھے مثلاً موسیٰؑ۔ ابراہیمؑ۔ نوحؑ۔ عیسےٰؑ۔ وغیرہ لیکن جب ہم مرزا صاحب کا نام دیکھتے ہیں تو وہ مرکب ہے یعنے غلام احمدؐ اور یہ دو لفظ ہیں غلام اور احمدؐ۔ پہلے اس کا جواب دے لیں تو پھر اور پوچھوں گی۔

رشیدہ۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن حکیم میں کچھ معیار نبوت بیان فرمائے ہیں۔ کیا میں پوچھ سکتی ہوں۔ کہ یہ معیار جو آپ نے نبوت کا بتایا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ اگر ہے تو کس جگہ۔

امینہ۔ قرآن مجید میں! قرآن میں اللہ تعالےٰ نے اس لئے دوسرے نبیوں کے نام لئے تاکہ جو نبوت کا دعویٰ کرے اُسکا نام بھی صداقت کا ثبوت دے۔

رشیدہ۔ یہ کس بات سے ثبوت ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے ناموں کا ذکر اسلئے کیا ہے۔ کہ جو بعد میں دعویٰ نبوت کرے اسکا نام اس کی تصدیق کرے۔ میں نے تو عرض کیا تھا کہ اللہ نے جو معیار بیان فرمائے ہیں۔ کیا یہ بھی ان میں سے ایک ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے معیار کا مطلب نہیں سمجھا۔ معیار سے میرا مطلب وہ باتیں ہیں جو اللہ تعالےٰ نے قرآن حکیم میں بیان فرمائی ہیں۔ جن سے کہ نبی پرکھا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر میں ایک بیان کرتی ہوں۔ مثلاً نبی کریمؐ کو اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔ تو اپنی صداقت کے لئے ان لوگوں سے کہہ کہ فقد لبثتُ فیکم عمراً۔ یعنی دعویٰ نبوت سے پہلے میں نے تم میں عمر کا ایک حصہ کاٹا ہے۔ کیا اس حصہ میں تم لوگوں نے مجھ سے کوئی بدی دیکھی ہے۔ پس میرا مطلب یہ ہے کہ کیا

Digitized by Khilafat Library

اللہ تعالےٰ نے کسی نبی کو یہ بھی کہا ہے کہ اے نبی تو اپنی صداقت کے لئے لوگوں کو کہہ کہ میرا نام مفرد ہے اِسلئے میں سچّا ہوں۔ اگر آپ اس حوالے کے لئے اپنے تمام علماء کو بھی کہیں۔ کہ کوئی ایسا حوالہ تلاش کریں۔ کہ جسمیں نبی کی صداقت کا یہ معیار ہو کہ اس کا نام مفرد تھا آپ ہرگز کامیاب نہ ہوں گی۔

لیکن میں آپکو بتا سکتی ہوں بلکہ حوالہ بھی دے سکتی ہوں۔ کہ بعض انبیاء کے نام مرکب بھی ہیں۔ مثلاً قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰؑ کا نام مسیح عیسےٰ بن مریم بیان فرمایا ہے۔ جیساکہ سورہ آل عمران رکوع ۵ میں آتا ہے۔ اِذ قالت الملٰئکۃ یٰمریم ان اللّٰہ یبشرکِ بکلمۃٍ منہ اسمہ المسیح عیسیٰ بن مریم وجیھا فی الدنیا۔ الخ یعنے جب فرشتوں نے مریم سے کہا کہ تحقیق اللہ تعالےٰ تجھے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جسکا نام مسیح عیسےٰ بن مریم ہوگا۔ جو کہ اسی کی طرف سے ہوگا۔

اب بتائیں مسیح عیسےٰ بن مریم مفرد نام ہے۔ یا مرکب اسی طرح اسمٰعیل علیہ السلام کا نام بھی مرکب ہے۔ "اسمع" اور "ایل" یعنے سُن لی اللہ نے میری دعا۔ کیوں آپا اب بھی تسلی ہوئی یا نہ۔ اگر میری کوئی بات سمجھ میں نہ آئی ہو تو پھر بتا دیں۔

امینہ۔ بس بہن اب کل آؤنگی۔ آپکو میری باتوں سے خفگی تو نہیں ہوتی۔

رشیدہ۔ واہ آپا خفگی کاہے کی! ایسی باتیں بتانا تو ہم احمدیوں کا فرض ہے۔ ان باتوں سے تو ہمیں سچّی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

امینہ۔ کل جب میں نے اپنے بھائی سے آپکی باتوں کا ذکر کیا۔ تو کہنے لگے۔ کہ مرزا صاحب تو سیالکوٹ میں ملازمت کرتے رہے ہیں وہ کیسے نبی ہو سکتے ہیں۔

رشیدہ۔ بہن اپنے بھائی سے کہنا کہ جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ کفار مکّہ[1] کی صرف چند قیراط پر بکریاں چرا کر نبی ہوگئے یا جس طرح موسیٰ علیہ السلام صرف ایک لڑکی لینے کی خاطر برابر آٹھ دس برس بکریاں چرا کر نبی ہوگئے۔ اسی طرح مرزا صاحب بھی سیالکوٹ میں ملازمت کر کے نبی ہوگئے[2] آپا سوچیں۔ جب صاحب شریعت انبیاء اپنے زمانۂ نبوت سے پہلے لوگوں کی بکریاں چراتے رہے ہیں تو اوروں کی کیا بات۔

امینہ۔ خیر بہن ملازمت کا نبوت میں کیا دخل۔ ہزاروں ملازمتیں کرتے ہیں۔

رشیدہ۔ تو صاف کیوں یوں نہیں کہتی کہ جو اعتراض

---

[1] کنت ارعاھا علی القراریط لاھل مکۃ (بخاری کتاب الاجارۃ باب رعی الغنم جلد ۲ صـ۲۱ مصری)

[2] قال انی ارید ان انکحک احدی ابنتیّ ھٰتین علیٰ ان تاجرنی ثمٰنی حجج فَاِنْ اتممت عشراً فمن عندک (القصص ۳ ع) پھر دیکھو اسی صورت میں پہلے تو لڑکی والے نے کہا کہ تم اتنے برس نوکری کرو۔ پھر دیکھو نوکری کرنے کا ثبوت اس سورت کے چوتھے رکوع میں فلما قضیٰ موسیٰ الاجل وسار باھلہ۔

میرے بھائی نے کیا تھا۔ اس کا جواب مل گیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف ملازمت نبوت میں کچھ دخل نہیں رکھتی۔ لیکن جس صورت میں آپنے اعتراض کیا ہے۔ وہ واقع میں دخل رکھتا ہے۔ ہمیں نفس ملازمت سے بحث نہیں بلکہ غرض تو نفس اعتراض سے ہے۔ جیسا کہ ابھی آپنے ملازمت کو اعتراض کے رنگ میں پیش کیا تھا۔

امینہ۔ اچھا بس اب میں جاتی ہوں۔ آپکی باتوں سے بہت لطف آتا ہے۔ میں انشاء اللہ کل ضرور آؤنگی۔

(۳)

امینہ۔ ایک اور بات قابل اعتراض ہے اور وہ یہ ہے کہ نبی جہاں فوت ہوتا ہے۔ وہیں دفن ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ ماقبض نبی الا دفن حیث یقبض۔ لیکن مرزا صاحب لاہور میں فوت ہوئے اور قادیان میں دفن کئے گئے۔

رشیدہ۔ جو بات میں نے پہلے دن عرض کی تھی۔ وہی اب بھی عرض کروں گی۔ وہ یہ کہ جو بات بھی آپ پیش کریں۔ وہ اول تو قرآن مجید سے ہونی چاہیئے۔ یا یہ کہ حدیث سے کیونکہ حدیث سے بھی اکثر باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن حدیث پر یہ قید ہوگی۔ کہ وہ صحیح طور پر نقل کی گئی ہے۔ یا نہیں۔ آیا اس کا راوی صحیح العقل ہے یا نہیں۔ راوی فقیہ ہے یا نہیں۔

اب اس حدیث کے راوی کو ہم دیکھتے ہیں۔ اس حدیث کا راوی الحسین بن عبد اللہ ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے کہ احمد※ بن حنبل اور علی بن المدینی اور نسائی نے اسکو ترک کیا ہے۔ اور بخاری نے کہا ہے کہ اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ زندیق تھا۔

امینہ۔ مانا کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ گذشتہ نبی جہاں فوت ہوئے وہیں دفن ہوئے مثلاً ہمارے نبی کریم صلعم ہی مدینہ میں فوت ہوئے اور وہیں پر دفن ہوئے۔

رشیدہ۔ لیکن بہت بعض ایسے نبی بھی تو ہیں۔ جو جس جگہ فوت ہوئے وہاں پر دفن نہیں کئے گئے مثلاً یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کے متعلق روح البیان جلد ۱ صفحہ ۹ میں آیا ہے۔ کہ ان یعقوب علیہ السلام مات بمصر فحمل الی ارض شام من مصر و موسیٰ علیہ السلام حمل تابوت یوسف بعد ما اتی علیہ زمانٌ الی ارض شام من مصر۔ یعنی یعقوب علیہ السلام مصر میں فوت ہوئے۔ اور وہاں سے ملک شام میں لائے گئے۔ اور موسیٰ علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کا تابوت بہت مدت گذرنے کے بعد مصر سے شام میں لائے۔

آپ اعتراض کرتے وقت اس بات کا خیال کر لیا کریں۔ کہ کیا یہ بات سارے نبیوں میں پائی جاتی ہے۔ دوسرے کیا یہ بات خدا نے مقرر فرمائی ہے۔ کہ جس میں یہ بات ہو وہ نبی ہو سکتا ہے دوسرا نہیں۔ ورنہ اس طرح پر تو کوئی ایسی باتیں ہیں۔ جو بعض نبیوں میں پائی گئیں۔ بعض میں نہ پائی گئیں۔ اب مثلاً داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی تھے۔ تو کیا نعوذ باللہ جو انبیاء بادشاہ نہ تھے وہ نبی نہ تھے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ بعض باتیں

※ ترکہ احمد بن الحنبل و علیؑ بن المدینی والنسائیؒ و قال البخاریؒ یقال انہ کان یتہم بالزندقۃ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

آج سے تیس ۳۰ سال پیشتر

خدا تعالیٰ کی وحی نے کیا خبر دی تھی!

(۱)

"اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بد قسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی۔ کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔ اور کابل کی زمین دیکھ لیگی۔ کہ یہ خون کیسے پھل لائے گا"۔

(تذکرۃ الشہادتین)

(۲)

"ریاست کابل میں قریب ۸۵ ہزار کے آدمی مرینگے"۔

(۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء)

Digitized by Khilafat Library

(۳)

۳ مئی ۱۹۰۵ء صبح کے وقت لکھا ہوا دکھایا گیا:-

"آہ نادر شاہ کہاں گیا"!

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کو امیر حبیب اللہ کے حکم سے سنگسار کیا گیا تھا۔ اس کے بعد خود امیر حبیب اللہ ایسے شرمناک حالات میں قتل کیا گیا کہ انکو پردہ راز میں ہی چھپا دینے کی کوشش کی گئی۔ اور باوجود اس کے کہ اُسے اس کیمپ میں جو محدود اور معروف انسانوں پر مشتمل تھا۔ قتل کیا گیا۔ مگر قاتل کو کسی نے گرفتار نہ کیا۔ پھر حبیب اللہ کا بھائی نصر اللہ اور اس کی پارٹی جن کا صاحبزادہ صاحب موصوف کو سنگسار کرانے میں بڑا دخل تھا۔ تباہ و برباد کر دیئے گئے، حتےٰ کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

پھر امان اللہ نے اپنے باپ کے ظلم و ستم کا اعادہ کیا۔ چنانچہ نعمت اللہ خان شہید اور چند اور احمدیوں کو امان اللہ نے سنگسار کرا دیا۔ اس کا خمیازہ جو کچھ اُسے بھگتنا پڑا۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ اور وُہ اب بھی عبرت اور ناکامی کی تصویر بنا ہوا اٹلی میں بیٹھا ذلت اور رسوائی کی زندگی بسر کر رہا ہے۔

ایک معمولی شخص .... بچہ سقہ کے حملہ سے امان اللہ اپنی حکومت کو نہ بچا سکا۔ اس نے بھاگ کر اپنی جان بچائی۔ بچہ سقہ نے نہ صرف اس جفا پیشہ خاندان کی حکومت کا کلیتہً خاتمہ کر دیا۔ بلکہ شاہی محلات میں داخل ہو کر اس خاندان کے ننگ و ناموس کو بھی برباد کر دیا۔ پھر سارا افغانستان اس نے پامال کر کے دکھایا۔ اور اس طرح وُہ نوشتہ حرف بحرف پورا ہو گیا۔ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

یہ تو اس شاہی خاندان کا انجام ہوا۔ جس نے خدا تعالےٰ کے بے گناہ بندوں پر محض اس لئے ظلم و ستم کیا تھا۔ کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کی طرف سے پکارنے والے کی آواز پر لبیک کہا تھا۔ لیکن جس زمین پر یہ ظلم کیا گیا۔ اور جس کے متعلق یہ پیشگوئی شائع کی گئی۔ تھی۔ کہ "ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار کے آدمی مرینگے"۔ (۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء) اس نے جو کچھ دیکھا۔ اس کا اقتباس اخبار انقلاب (۱۱ نومبر

کے حسب ذیل الفاظ سے کیا جا سکتا ہے۔ جو اس نے امان اللہ کے کابل سے فرار اور بچہ سقہ کے غلبہ و اقتدار کے زمانہ کے متعلق لکھے ہیں۔ "انقلاب" لکھتا ہے:-

"ملک برباد ہو چکا تھا۔ اس کا خزانہ لٹ چکا تھا۔ ہر ادارہ تباہ حال تھا۔ ترقی ابناء وطن کی کوئی چیز بھی باقی نہیں رہی تھی۔ کوئی فوج نہ تھی۔ سازو سامان نہ تھا۔ ایک لاکھ بہادر افغان جو غیروں کے مقابلہ میں بہترین خدمات انجام دے سکتے تھے۔ انقلاب میں بغیر کسی گناہ و جرم کے شہید ہو چکے تھے"۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ کابل میں پچاسی ہزار کے قریب مرنے والوں کے متعلق جو پیشگوئی تھی۔ وہ بھی پوری ہو چکی ہے۔

تیسری پیشگوئی بھی حرف بحرف حال میں مزید وضاحت کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ اس پیشگوئی میں جو نام لیا گیا۔ اس کے متعلق کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ نہ آسکتا تھا۔ کہ اس نام کا کوئی شخص افغانستان کا بادشاہ ہوگا۔ بیشک اس وقت ایک شخص جس کا نام نادر خان تھا اس کا خاندان بحالت جلاوطنی نہایت بے کسی اور بے بسی کی زندگی ڈیرہ دون میں بسر کر رہا تھا - امیر حبیب اللہ نے اس کے خاندان کو کابل آنے کی اجازت دے دی۔

نادر خان کو فوج میں معمولی عہدہ پر ملازم رکھ لیا گیا۔ اور روز بروز ترقی کرتا گیا۔ حتےٰ کہ سپہ سالار اعظم افواج افغانستان بنا دیا گیا۔ پھر حالات نے ایسا پلٹا کھایا۔ کہ امان اللہ کے عہد حکومت میں اس کے لئے اپنا یہ اعزاز قائم رکھنا ناممکن ہو گیا۔ اور اس کا سارا عروج تنزل سے بدل گیا۔ وہ نہ صرف اپنے ملکی معاملات سے علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔ بلکہ فرانس میں غریب الوطنی کی زندگی بسر کرنے لگا۔ افغانستان میں ایسا انقلاب رونما ہوا۔ جس کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اسوقت افغانستان میں امان اللہ کا طوطی بول رہا تھا۔ لیکن یکلخت ایسا زلزلہ آیا کہ افغانستان زیر و زبر ہو گیا۔ ایک ذلیل اور بے حقیقت شخص بچہ سقہ ...... ایک چھوٹا سا گروہ لیکر آندھی کی طرح اٹھا۔ اور آن کی آن میں سارے افغانستان پر چھا گیا۔ امان اللہ خان باوجودیکہ ۹ سال کا طویل عرصہ اپنا تسلط جمانے میں صرف کر چکا تھا۔ مگر اس کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لا سکا۔ اور ہوائی جہاز کے ذریعہ اپنی جان بچا کر بھاگ گیا۔

اس وقت افغانستان میں ایسے خاندان بھی موجود تھے۔ جو اپنی شجاعت اور بہادری پر ہمیشہ فخر کیا کرتے تھے۔ مگر کسی میں اتنی ہمت نہ تھی۔ کہ ایک اس کے قبضہ سے اپنے ملک کو نجات دلائے۔

اس وقت سب کی نظریں اس شخص کیطرف اٹھیں۔ جو کابل سے ہزارہا میل دور بیمار پڑا تھا۔ اور جس کا نام نادر خان تھا۔ سب نے بالاتفاق یہ سمجھ لیا کہ وہی اس مصیبت سے کابل کو نجات دلا سکتا ہے۔ اس طرح گویا تمام افغانستان بزبانِ حال پکار رہا تھا۔ کہ آہ نادر کہاں گیا۔

وہ اپنے ملک کی حالت زار اور اہل ملک کی اپنے متعلق پکار سنکر بیماری کی حالت میں ہی چل پڑا

Digitized by Khilafat Library

اور باوجودیکہ وُہ بالکل بے سروسامان تھا۔ لیکن خدا تعالٰے نے بچہ سقہ کے مقابلہ میں اسے کامیابی عطا کی۔ اور وُہ اس مصیبت سے اپنے ملک کو نجات دلانے میں کامیاب ہوگیا۔ پھر تمام ملک نے متفقہ طور پر تاج وتخت اُسے پیش کیا۔ اور وُہ نادر خان سے نادرشاہ بن گیا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پیشگوئی کا وُہ حِصّہ پورا ہوگیا۔ جو "نادرشاہ" کے الفاظ کا حامل تھا۔

انہی ایام میں ۲۔ جنوری ۱۹۲۹ء کے الفضل میں مولانا شیر علی صاحب نے ایک مضمون لکھا۔ "آہ نادرشاہ کہاں گیا"

اس فقرہ کا استعمال دو طرح ہو سکتا ہے اول جب کسی مصیبت کے وقت کسی شخص کی موجودگی اور امداد کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہو۔ دوسرے مفہوم میں ایک ایسا خیال جھلک رہا ہے۔ کہ موسوم کو کوئی خطرناک مصیبت پیش آئیگی اور اس کے نقصان پر بہت رنج و غم محسوس کیا جائے گا۔ پھر آخر مضمون میں رقم فرمایا۔ اور لکھا جا چکا ہے :۔

"آہ نادرشاہ کہاں گیا"

کا ایک اور مفہوم بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ یہ الفاظ کسی اور موقعہ پر کسی اور طرح بھی پورے ہوں۔ الغرض جو کچھ خدا کے کلام سے واضح تھا۔ اسے اشارۃً ظاہر کر دیا گیا تھا۔ آخر وہی ہوا۔ کہ نادرشاہ کو ۸ نومبر ۳۳ء بجے ایک طالبعلم نے قتل کر دیا۔ اور نہ صرف اہل کابل بلکہ تمام دنیا کے لوگ پکار اٹھے "آہ نادرشاہ کہاں گیا"

یہ ہے اظہار علی الغیب جو صرف خدا کے رسُولوں سے مختص ہے۔ اور جس سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسّلام خدا کے سچے مامور اور مرسل برحق ہیں۔

مبارک وہ جو اس پر ایمان لا کر اپنی عاقبت سنوار لیں۔ یہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں۔ بلکہ سرزمین کابل کی نسبت واقعات کا ایک سلسلہ ہے جو شاتان تذبحان میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور ان کے ایک ساتھی کی مظلومانہ قتل کی خبر دی گئی۔ پھر اس کی پاداش میں بتایا گیا۔ کہ پچاسی ہزار آدمی مریں گے۔ اور سلطنت کا انعام اس خاندان سے چھین لیا جائیگا (اب ظالم کا پاداش باقی ہے۔ انّہٗ من یات ربہ مجرمًا فانّ لہ جہنم لا یموت فیہا ولا یحییٰ)* چنانچہ امیر حبیب اللہ خاں قتل کئے گئے۔ اور اس کے بعد امان اللہ خاں تک یکے بعد دیگرے کئی تخت پر بیٹھے۔ اور اتارے گئے۔ یہاں تک کہ بادشاہی ان سے چھین لی گئی۔ اور وہ لا یموت فیہا ولا یحییٰ بن کر رہ گئے۔ نادر کو خدا نے شاہی کے لئے چنا۔ اول وہ سلطنت اسی فاتح ٹل کے کارنامے سے آزاد سلطنت بنی اور اس کا والی بجائے امیر کے شاہ کہلانے لگا۔ پھر نادر جلاوطنی کی حالت میں کر دیا گیا

Digitized by Khilafat Library

اور ادھر افغانستان میں ایسے حالات پیدا ہوئے کہ "آہ نادر شاہ کہاں گیا" پکارنے لگے۔ وُہ بے سرو سامان تھا۔ اور پھر بیمار۔ تا ثابت ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی زبردست قوت سے نادر خان کو نادر شاہ بنانے والا ہے۔ آخر امان اللہ خان جس کی تائید کے لئے پہلے وہ آیا تھا۔ خود ہی بھاگ جانے پر مجبور ہوا۔ اور اس وقت بھی کئی زبردست امراء موجود تھے۔ مگر نادر شاہ ہی کو بادشاہ بنایا گیا۔ پھر اسکے نام نادر شاہ کو ایسی قبولیت ہوئی کہ مخالف موافق اسی نام سے پکارنے لگے۔ حالانکہ افغانستان کا یہ دستور نہیں۔ اسکے بعد نادر شاہ کا قتل اچانک ایک حقیر طالب علم کے ہاتھ سے ہوا اور دوبارہ تمام دنیا پکار اٹھی۔ کہ آہ نادر شاہ کہاں گیا۔ اور ابھی معلوم نہیں کیا کیا واقعات پیش آنے والے ہیں۔ جو بھی فقرہ دہرایا جائیگا بے شک نادر خان نادر شاہ کئی لوگوں کے نام ہیں اور ہو سکتے ہیں۔ مگر غیر معمولی واقعات نے اس نادر کو دنیا کے سامنے کر دیا۔ جس کا ذکر الہام الٰہی میں تھا۔ پس انکار کی گنجائش نہیں اور ایک مومن صادق کا یہی طریق ہونا چاہیئے کہ وہ بلا تامل ایسی امور پر اسکی لائی ہوئی صداقتوں پر ایمان لاکر داخلِ [ج]ماعت احمدیہ یعنی سچا مسلمان بن جائے۔ [خدا تع]الیٰ توفیق بخشے۔

مصباح کی جلد ہفتم ختم ہوئی

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس بے سرو سامانی کی حالت میں جبکہ مصباح کے خریداروں کی تعداد اتنی نہیں۔ جو کہ ان کے چندے سے اخراجات طبع بھی چل سکیں۔ اور پھر ان میں سے بھاری تعداد ایسی خواتین کی ہے۔ جنکو اخبار برابر پہنچ رہا ہے۔ اور سال بھی گذر چکا ہے۔ مگر تا حال چندہ ادا نہیں کیا۔ جلد ہفتم ختم ہو گئی۔ گویا مصباح کا اب آٹھویں سال میں قدم ہے۔ خدا کے فضل سے ہر پرچہ مصباح کا ٹھیک مقررہ تاریخ پر نکلتا رہا ہے۔ اور کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہر قسم کے مفید علمی تمدنی مذہبی مضامین کا مجموعہ ہو۔ اب آخری بار اُن خریداران کو وی۔ پی کیے گئے تھے۔ جنکا چندہ وصول نہیں ہوا تھا۔ افسوس اب پھر کئی وی پی انکاری واپس آئے اور تیسری بار ہمارا پانچ آنے کا مزید نقصان ہوا۔ امید ہے کہ اب جلسہ پر دستی یا بذریعہ منی آرڈر قیمت اخبار بھیج دی جائیگی۔ اور خوش معاملہ خریداران مصباح سے توقع ہے کہ وُہ حسب معمول شروع سال ہی میں مصباح کا پیشگی چندہ ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ خدا تعالیٰ توفیق دے۔ (منیجر)

۲۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

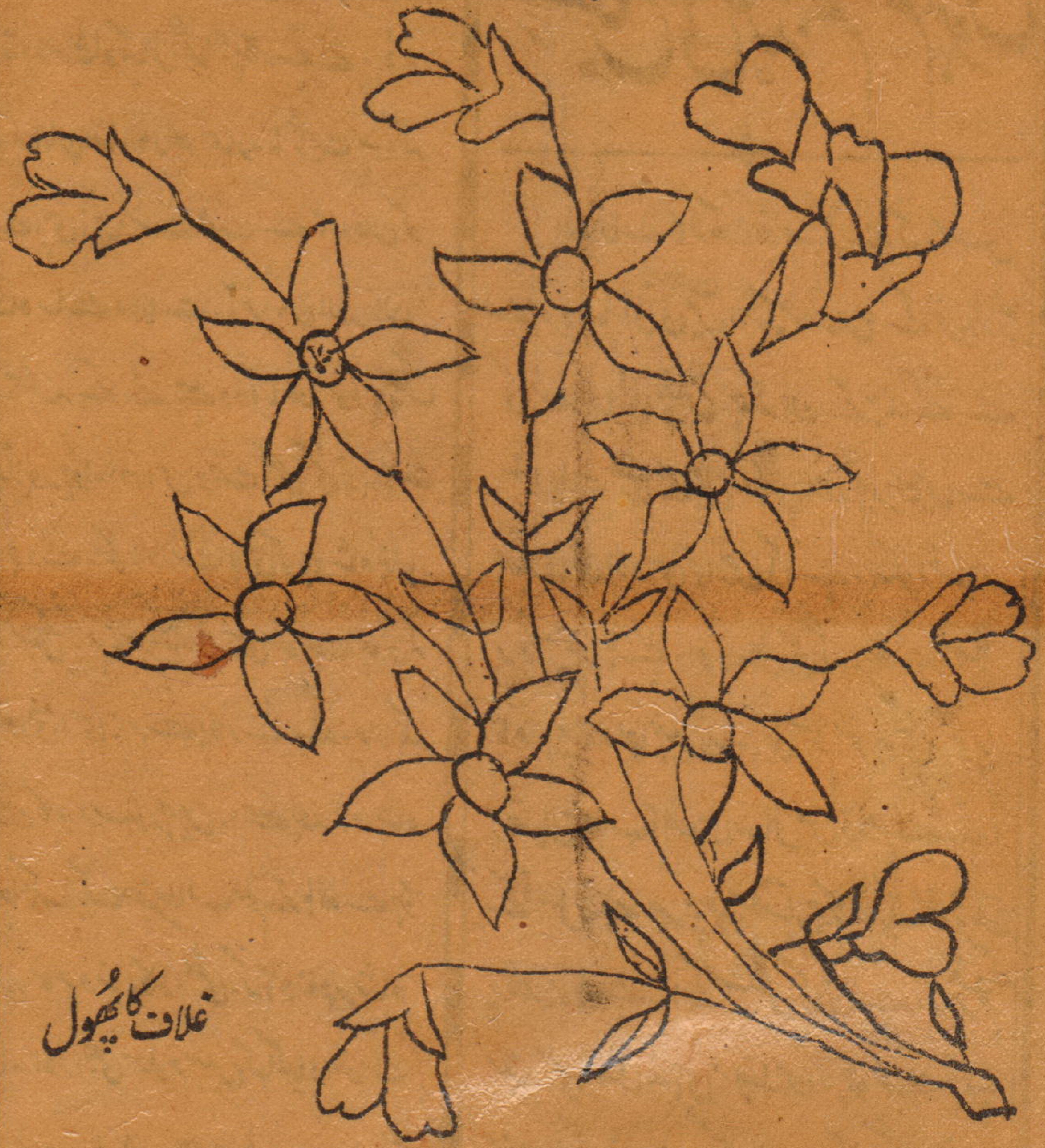

غلاف کا پھول

مشورہ مفت

پایوریا

(دانتوں کے خون اور پیپ کا بہترین علاج)

میں نے بہت کوشش اور مطالعہ اور تجربہ کے بعد ایک ڈنٹل کریم اور ڈنٹل لوشن نمبر ا تیار کیا ہے۔ اس کے فوائد ذیل میں درج کرتی ہوں۔ دانتوں سے اور مسوڑوں سے خون جاتا ہو پیپ پڑ گئی ہو دانت ہلتے ہوں دانتوں کی خوبصورتی اور رنگت میں فرق آچکا ہو دانت درد کرتے ہوں مسوڑے پھول جاتے ہوں۔ تو میری بنائی ہوئی کریم استعمال کیجئے۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔ قیمت بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ امیر غریب خرید سکے ڈنٹل کریم اور لوشن نمبر ا ۶؍ پتہ ذیل سے طلب فرمائیں:-

بیگم صاحبہ فقیر احمد خان حکیم حاذق احمدی

(دفتر انجمن احمدیہ جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا